مولانا محمد سمعان خلیفہ ندوی *

ازواجِ مطہرات قرآن کریم کے آئینے میں

خالق کائنات نے اپنے سب سے عظیم پیغامبر اور سب سے آخری رسول کے ازدواجی سفر کے لیے جن رفقائے حیات کا انتخاب کیا تھا ان کے کردار کی عظمت کی گواہی خود کتابِ ازل میں ثبت کردی، ان کے دامانِ قلب ونگاہ کی پاکی اور ان کے اخلاق وکردار کی پاکیزگی کو قرآن کریم نے سند عطا کردی؛ ﴿وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ﴾۔ ان کے لیے راہِ عمل بھی پہلے ہی تجویز کردی گئی تھی؛

﴿إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحاً جَمِيلاً وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْراً عَظِيماً﴾

(اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زیب وزینت کی دلدادہ ہو تو آؤ تمھیں کچھ دے دلا کر رخصت کردوں اور اگر تمھیں اللہ اور اس کے رسول کی خوشی منظور ہے اور حیات اخروی (کی کامیابی) تو بلاشبہ تم میں جو کردار کا حسن رکھنے والی بیبیاں ہیں ان کے لیے اللہ عزوجل نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے)۔

جن اوصاف وکمالات سے اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کی ازواج مطہرات کو دیکھنا چاہا ہے یا بالفاظ دیگر قرآن کریم کی آیات کے بین السطور میں ازواج مطہرات کی جو تصویر جھلکتی ہے وہ کچھ اس طرح ہے:

''مطیع فرمان- مزاج یار پر سر تسلیم خم کردینے والی- وفا کیش- اطاعت شعار- نیک کردار- راست گفتار- عصمت مآب- پاک دل وپاک باز- اعتراف قصور کرنے والی- درگاہِ الٰہی میں عجز ونیاز کرنے والی- حرف شکایت زبان پر نہ لانے والی- صبر جمیل کو شیوہ بنانے والی- راہِ خدا میں دل وجان فدا کرنے والی، دل کھول کر صدقات وخیرات کرنے والی- سچائی کی خوگر- تسلیم ورضا کی پیکر- دل خشیت الٰہی سے لبریز- زبان ذکر الٰہی میں تر- دن روزوں سے معمور اور

---

* رفیق دارعرفات، تکیہ کلاں رائے بریلی، یوپی

راتیں عبادت سے آباد"۔

ایک طرف "اُمہات المؤمنین" (وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ) کہہ کرامت کو ازواج رسول (ﷺ) کے مقام سے آگاہ کیا گیا اور خبردار کیا گیا کہ

﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا﴾

"تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ ہی کبھی ان کے بعد ان کی ازواج سے نکاح کرو، یقیناً اللہ کے نزدیک یہ (جرم) بڑا ہوگا"۔

دوسری طرف خود ازواج مطہرات کو تنبیہ کی گئی کہ "اے نبی کی بیویو! تم (دنیا کی دوسری) عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تمھارے دلوں میں تقویٰ ہے تو (مردوں سے) گفتگو کے وقت نرم لہجے میں بات نہ کیا کرو کہ اس سے اس شخص کو جس کے دل میں روگ ہے، تمھارے اندر دلچسپی پیدا ہوگی، اور (دیکھو!) بات درست ہی کرنا، اور (ہاں!) اپنے گھروں ہی میں سکون کے ساتھ بیٹھی رہنا، زمانہ جاہلیت کے بناؤ سنگار کی طرح بناؤ سنگار کر کے مت نکلنا، نماز کی پابندی رکھنا، زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام رکھنا، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہنا، (ان ہدایات اور تعلیمات سے) اللہ تعالیٰ کی منشا بس یہی ہے کہ تم "اہل بیت" (خانوادۂ نبوت) سے گندگی کو دور رکھے اور تمھیں پاک سے پاکیزہ تر بنائے"۔

یہ ہے وہ گائیڈ لائن جو ازواج مطہرات کو دی گئی اور انھیں امت کے لیے اعلیٰ نمونہ اور مثالی کردار بنایا گیا، آج امت کی بیٹیوں، بہنوں کے لیے ازواج مطہرات کی ہستیاں تو نگاہوں سے مستور ہیں مگر ان کے نقش قدم موجود ہیں، اگر حوا کی بیٹیاں آج چاہتی ہیں کہ حیات دنیوی واخروی کی کامرانیاں وکامیابیاں ان کا مقدر بنیں، آلائشوں اور گندگیوں سے ان کا دامن پاک ہو، پاک سے پاکیزہ تر بنیں، اور اجر عظیم ان کے نصیب میں آئے تو انھیں اُمہات المؤمنین کی کنیزی اور عائشہ صدیقہ کی چاکری اختیار کرنی پڑے گی، اور ازواج مطہرات کی مثالی زندگیوں سے اکتساب نور کرنا پڑے گا۔

ازواج مطہرات کی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ نے آئیڈیل بتایا، ان کے کردار کو مثالی بنایا؛

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

(اللہ کے رسول میں تمھارے لیے بہترین قابل عمل نمونہ موجود ہے)۔

ازواج مطہرات میں مختلف طبقات، مختلف قبائل، مختلف ماحول، مختلف طبیعتوں کی بلکہ مختلف عمروں کی نمائندگی بھی نظر آتی ہے، اور یہ سب خلاقِ عالم کی حکمت بالغہ کا کرشمہ ہے، مختلف عمروں کی اس نمائندگی میں پتہ نہیں کتنی حکمتیں پروردگار کی طرف سے پوشیدہ ہیں، انسان عاجز اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا، جہاں بہت ساری حکمتیں ہوسکتی ہیں

وہیں شاید ایک یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے ملت کے مختلف طبقات کو زندگی کی تاریک راہوں میں علم وعمل کی روشنی دکھائی گئی ہے، خدیجۃ الکبریٰؓ کی زندگی ایک طرف سرمایہ دار خواتین کے لیے نمونہ ہے تو دوسری طرف شوہر دیدہ اور عمر رسیدہ خواتین کے لیے مثالی ہے، عائشہ طہریٰ کی حیات مطہرہ جہاں علم وفضل کی طالبات کے لیے مینارۂ نور ہے، وہیں ایک کامیاب ازدواجی زندگی کے سفر کے لیے بھی مشعل راہ ہے، رئیس زادیوں کے لیے صفیہؓ کا نمونہ موجود ہے، باندیوں کے لیے ماریہؓ کی مثال موجود ہے، حفصہؓ، اُم حبیبہؓ اُم سلمہؓ، جویریہؓ، زینب بنت جحشؓ، سودہؓ، زینب اُم المساکینؓ؛ غرض گلشن رسول ﷺ کا ہر پھول خوب صورت اور ہر غنچہ حسین؛ ہر ایک کی زندگی امت کی ماؤں اور بہنوں کے لیے نمونہ ہے، اسی لیے ان کی تربیت ہی اس انداز سے کی گئی کہ انھیں دنیا جہاں کی خواتین کے لیے ''اُسوہ'' بننا تھا، کردار وعمل کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی تنبیہ کی گئی، قرآن کریم کے صفحات اس پر شاہد ہیں کہ کتنی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر ازواج مطہرات کی سرزنش کی گئی اور ان کی تادیب کی گئی؛ جب اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا کہ

''اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ''

(میرے پروردگار نے مجھے خوبیوں کی تعلیم دی اور کتنی اچھی تعلیم دی)،

تو اس کا پرتو آپ کی ازواج مطہرات پر بھی پڑنا لازمی ہے۔

واقعۂ افک کے پس منظر میں بھی دیکھیں تو ازواج مطہرات کی شان کس قدر اونچی دکھائی دیتی ہے، رب رحیم کی طرف سے ازواج مطہرات کے لیے مغفرت اور رزق کریم، اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والے اور ان کی پاکی وپاکیزگی پر زبان طعن کھولنے والے کے لیے دنیا وآخرت میں لعنت اور عذاب عظیم کا وعدہ ہے، ازواج مطہرات کی جن صفات کو اس تناظر میں نمایاں کیا گیا ہے وہ ہیں: ''اَلْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ'' ''المحصنات'' (دامان قلب ونگاہ جن کے پاک)، ''المومنات'' (ایمان ویقین سے لبریز جن کا اندرون) ''الغافلات'' (دنیا کے ہنگاموں سے جنھیں کوئی واسطہ نہیں، دنیا کے فیشنوں سے جنھیں کوئی لگاؤ نہیں)۔ آج ترقی وتہذیب کی علامت اس کو سمجھا جاتا ہے کہ دنیا جہاں کے ہنگاموں سے عورت باخبر رہے، نئے زمانے کے نئے فیشنوں سے اسے واسطہ رہے، لیکن خالق کائنات کی طرف سے زیر تذکرہ آیت کے بین السطور میں ان عورتوں کی تعریف ہو رہی ہے جو خانہ نشین ہوں، گھر کی زینت ہوں (نہ کہ بازار کی رونق)، ہنگامۂ عالم سے وہ بے خبر ہوں، جو بناؤ سنگار کریں تو اپنے سرتاج کے لیے، نہ کہ شمع محفل بننے کے لیے۔ ان صفات سے متصف خواتین کی عفت وعصمت پر کوئی حرف تہمت زبان پر لائے گا اس کے نصیب میں دنیا وآخرت میں رحمت خداوندی سے محرومی کے سوا اور کچھ نہیں آئے گا، ہاں آخرت میں ضیافت کیلئے عذاب عظیم والیم تیار ہے۔